Q. No. 2 Part (i) سوال نمبر 2 جز (I) بینٹنگ ریزولیوشن کب منظور ہوا؟ اس کے اہم خدوخال

بینٹنگ ریزولیوشن: بینٹنگ ریزولیوشن 7 مارچ 1835ء میں منظور ہوا۔

اہم خدوخال:

بینٹنگ ریزولیوشن کے اہم خدوخال درج ذیل ہیں۔

1) ملک میں مغربی تعلیم کا مقصد سائنس اور انگریزی کا فروغ ہے۔
2) سرکاری زبان فارسی کے بجائے انگریزی ہوگی۔
3) ذریعہ تعلیم انگریزی ہوگا
4) مشرقی علوم پر کوئی رقم خرچ نہیں کی جائے گی۔

.....

Q. No. 2 Part (II) سوال نمبر 2 جز (II) سارجنٹ رپورٹ کے کوئی سے اہم نکات تحریر کریں

سارجنٹ رپورٹ کے اہم نکات:

1) سات سے چودہ برس تک کی عمر کے بچوں کے لیے لازمی اور مفت تعلیم
2) چھ سال کی عمر کے بچوں کے لیے سرکاری اداروں میں تربیت یافتہ اساتذہ کی زیر نگرانی میں نرسری کلاسز کھولی جائیں گی۔
3) طلبہ کی جسمانی تربیت، طبی معائنہ اور ضرورت کے مطابق علاج
4) اساتذہ کی تربیت کا معقول انتظام اور ملازمت کے قوانین کو بہتر بنانا۔
5) طلبہ کے لیے سماجی اور تفریحی مشاغل کا انتظام کرنا بھی سکیم میں شامل کیا۔
6) سات سے گیارہ سال تک کی عمر کے بچوں کو دی جانے والی تعلیم کو پرائمری تعلیم کا نام دیا گیا۔
7) بارہ سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کو ہائی سکول کی تعلیم مہیا کی جائے گی۔

Q. No. 2 Part (iii) سوال نمبر 2 جز (iii) مانیٹوریل سسٹم پر مختصر نوٹ لکھیں؟

مانیٹوریل سسٹم:

ہندوستان میں مسلمانوں کے نظامِ تعلیم میں مانیٹوریل سسٹم بھی رائج تھا۔ اس سسٹم کے تحت اعلیٰ درجہ کا طالب علم اپنے زمانہ طالب علمی میں ہی اپنی پڑھی ہوئی کتابیں چھوٹے درجہ کے طالب علم کو پڑھاتا تھا اور نظم و نسق کی ذمہ داری بھی ان پر عائد تھی۔ یہ طریقہ بہت فائدہ مند اور مفید ثابت ہوا۔ اس طریقہ کار سے اساتذہ کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں آسانی ہوتی تھی اور وہ طالب علم جو پڑھنے کے ساتھ ساتھ پڑھانے کا کام بھی سرانجام دیتا تھا ان کی انتظامی صلاحیتیں پروان چڑھتی اور ان کی قابلیت میں بھی اضافہ ہوتا۔ اس سسٹم میں استاد کی تدریس کے ساتھ ہی ایک طالب علم بلند آواز میں دہراتا۔

Q. No. 2 Part (iv) سوال نمبر 2 جز (iv) درس نظامی کے نصاب کی اہم خصوصیات تحریر کیجیے

درس نظامی کے نصاب کی اہم خصوصیات:

درس نظامی کے نصاب کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1) اس نصاب میں فلسفہ اور منطق کی نسبت قرآن و حدیث پر کم توجہ دی گئی۔
2) صرف و نحو کی کئی کتابیں نصاب میں شامل تھیں۔
3) تاریخ اور جغرافیہ جیسے اہم مضامین نصاب میں نہ تھے۔
4) درس نظامی کے نصاب کی ایک خصوصیت یہ بھی کہ قوت مطالعہ قوی ہوجاتا۔
5) اس نصاب میں معلومات کی وسعت کے بجائے فہم و تدبر اور سوچ بچار پر زیادہ زور دیا گیا۔

Q. No. 2 Part (v) سوال نمبر 2 جز (v) برطانوی نظام تعلیم کے تحت ہندوستان کے تعلیمی اداروں کے نصاب میں کن تاریخی مضامین کو پڑھایا جاتا تھا؟

تاریخ:

برطانوی نظام تعلیم کے تحت ہندوستان کے تعلیمی اداروں کے نصاب میں مسلمانوں کی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا۔ مسلمان دور کی اچھی باتوں کو غلط انداز میں پیش کیا۔ تاریخی واقعات کی تشریح انگریزی نقطہ نظر سے کی گئی۔ یورپ خصوصاً انگلستان کی تاریخ کو یوں پڑھایا جاتا کہ طالب علموں میں احساس محرومی پیدا ہو اور انگریزوں کو برتر سمجھیں۔ ہندوؤں کو مسلمانوں سے متنفر کرنے کے لیے مسلمانوں کی تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا۔

Q. No. 2 Part (vi) سوال نمبر 2 جز (vi) پہلی تعلیمی کانفرنس 1947 میں قائداعظم کے افتتاحی پیغام کے اہم نکات لکھیں

قائداعظم کے افتتاحی پیغام کے اہم نکات:

پہلی تعلیمی کانفرنس 1947 میں قائداعظم کے افتتاحی پیغام کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1. ہمیں بہ حیثیت ایک آزاد اور اسلامی نظریہ کے حامل قوم اپنے مقاصد تعلیم کو تاریخی تواقعات اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔
2. دنیا کی تعلیمی ترقیوں پر نظر رکھنی چاہیئے۔ تعلیم صرف کتابی اور نظری علوم کا نام نہیں بلکہ عملی، فنی، مذہبی علوم پر بھی توجہ دینی چاہیئے۔
3. تعلیم کے ذریعے ہمیں اپنی نئی نسل کی اس انداز میں تربیت کرنا ہے ان میں عزت نفس، دیانت داری، احساس ذمہ داری، ایثار و قربانی اور قومی خدمت کا جذبہ پیدا ہو۔
4. تعلیم کے ذریعے زندگی کے تمام شعبوں میں ماہر اور تربیت یافتہ افراد سامنے لانا تاکہ ملک ترقی

Q. No. 2 Part (vii) تعلیم لڑکیوں میں کمی کی چار وجوہات لکھیں؟ **سوال نمبر 2 جز (vii)**

پاکستان میں خواتین کی شرح خواندگی بہت کم ہے تاہم حکومت خواتین کی شرح خواندگی کو بڑھانے کے لیے اقدامات کر رہی ہے لیکن پچھلے 9 سالوں میں کوئی تسلی بخش اضافہ نہیں ہوا۔ تعلیم لڑکیوں میں کمی کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔

آبادی میں اضافہ: پاکستان کی آبادی میں جس تیز رفتاری سے اضافہ ہو رہا ہے اس کی وجہ سے آبادی کو تعلیمی سہولیات خصوصاً لڑکیوں مشکل ہوتا چلا جا رہا ہے۔

سکولوں کی کمی اور دوری: پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے سکول بہت کم ہیں اور کم ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے گھروں سے بھی دور ہے جس کی وجہ سے والدین اپنی بچیوں کو شہروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے راضی نہیں ہوتے۔

غیر موضوں نصاب: غیر موضوں نصاب ہونے کی وجہ سے والدین بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے

مخلوط تعلیم: مخلوط تعلیم معاشرتی نقطہ نظر سے والدین کے اقدار و روایات سے مطابقت نہیں رکھتا والدین اعلیٰ تعلیم دلوانے کے حق میں نہیں ہوتے۔ **گھریلو ذمہ داریاں:** بہت سی بچیاں اپنی گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتیں۔

Q. No. 2 Part (viii) تارک مدرسہ سے کیا مراد ہے؟ غیر موزوں نصاب کیسے ترک مدرسہ کی وجہ بنتا ہے۔ **سوال نمبر 2 جز (viii)**

ترک مدرسہ: ترک مدرسہ سے مراد اپنی تعلیم مکمل کرنے سے پہلے چھوڑ دینا۔ پاکستان میں ترک مدرسہ کی شرح پرائمری سطح پر زیادہ ہے۔

غیر موزوں نصاب: تعلیم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بچوں کو زندگی کے تمام حالات میں کامیابی کے حصول کے قابل بنائے۔ لیکن ہمارے ملک میں پرائمری سطح کے نصاب میں ایسی کوئی خصوصیات شامل نہیں جو طلبہ کو کامیاب زندگی گزارنے کے قابل بنائے۔ یہ نصاب والدین کے اقدار و روایات سے مطابقت نہیں رکھتا اس لیے وہ اپنے بچوں کو سکول سے نکال کر واپس بھیج دیتے ہیں۔

Q. No. 2 Part (ix) سوال نمبر 2 جز (ix) نظم و ضبط سے کیا مراد ہے؟ طلبہ کی کون سی سرگرمیاں تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط کے فقدان کی نشاندہی کرتی ہیں؟

نظم و ضبط: نظم و ضبط سے مراد اپنی مرضی کو معاشرہ یا ادارہ کے مقرر کردہ اصول اور قوانین کے تابع کرنا نظم و ضبط کہلاتا ہے۔

نظم و ضبط کے فقدان کی نشاندہی:

طلبہ کی درج ذیل سرگرمیاں جو تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط کے فقدان کی نشاندہی کرتی ہیں۔

1. بلا وجہ کلاسوں سے غیر حاضر رہنا
2. کلاسوں کا بائیکاٹ کرنا
3. امتحان مراکز میں ہنگامہ اور بائیکاٹ
4. استاد اور پرنسپل کے غیر سنجیدہ رویہ کا گلہ
5. طلبہ کا سیاسی گروہ بندیوں کا حصہ بننا
6. طلبہ کا احتجاج اور غیر سیاسی جلوس

Q. No. 2 Part (x) سوال نمبر 2 جز (x) تعلیم میں سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والے محلنہ فوائد لکھیں۔

تعلیم میں سرمایہ کاری کسی بھی ملک کی ترقی کی بنیاد ہے۔ جب حکومت، عوام تعلیم پر پیسہ، وقت اور محنت خرچ کرتے ہیں تو وہ دراصل مستقبل کے بیج بو رہے ہوتے ہیں۔

فوائد:

1. تعلیم میں سرمایہ کاری وجہ سے ملک ترقی کرتا ہے
2. ملکی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔
3. شرح خواندگی میں اضافہ ہوتا ہے
4. تعلیم یافتہ افراد ڈاکٹر، انجینئر، وکیل وغیرہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دیتے ہیں۔
5. معیار تعلیم بلند ہوتا ہے۔

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1) امام غزالی کا تعارف پیش کیجیے۔

امام غزالی،

آپ کا نام امام محمد غزالی ہے آپ 1058ء میں پیدا ہوئے 1111ء میں وفات پائی۔ آپ ماہر تعلیم اور بہترین استاد تھے۔ مفکر تعلیم کی حیثیت سے دلی مخرب بھی آپ کا لوہا مانتے تھے۔ آپ کی بہت سی تصانیف کے ترجمے پوری دنیا کی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ کیمیائے سعادت اور احیاء العلوم آپ کی اہم تصانیف ہیں۔ آپ مدرسہ نظامیہ بغداد کے صدر بھی رہے۔ جو اس وقت بین الاقوامی اہمیت کا حامل تھا۔

تدریسی طریقے،

امام غزالی نے تدریس کے جو طریقے بیان کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. بچوں کی ذہنی استعداد کے مطابق تعلیم دینا۔
2. تدریس میں تدریج
3. بچوں کے رجحانات کے مطابق تعلیم دینا۔
4. اسباق کی تکرار
5. سابقہ معلومات کی مدد سے تعلیم دینا
6. عمل کے ساتھ مشروط کر کے تعلیم دینا۔
7. سبق آسان بنانا

تدریس میں تدریج:

امام غزالی اساتذہ کو نصیحت کرتے ہیں وہ دوران تدریس تدریج کا خیال رکھا جائے۔ ان کے نزدیک تدریج سے مراد ہر جماعت کا درجہ اور ہر درجہ کا مرحلہ وار پیش کرنا ہے۔

بچوں کے رجحانات کے مطابق تعلیم

وہ تدریس میں اس بات کو اہمیت دیتے ہیں کہ اساتذہ دوران تدریس طلبہ کے رجحانات اور میلانات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کو تعلیم دے۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

اسباق کی تیاری:

امام غزالی کہتے ہیں کہ ایک معلم اپنے شعبے میں اس وقت تک اضافہ نہیں کر سکتا جب تک وہ خود سبق کو اچھی طرح تیار کر کے نہیں آتا۔ وہ کہتے ہیں کہ استاد کو چاہئے کہ سبق پڑھانے سے پہلے خود اچھی طرح تیار کر کے آئے۔

سابقہ معلومات کی مدد سے تعلیم

امام غزالی کہتے ہیں کہ سبق کو بچوں کی پہلے سے حاصل کردہ معلومات کی مدد سے پڑھائے۔ اس طرح بچے جلد ہی سبق کو ذہن نشین کر سکتے ہیں۔

عمل کے ساتھ مشروط کر کے تعلیم دینا:

امام غزالی کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک مطلوبہ نتائج برآمد نہیں کر سکتے جب تک ہم علم کو عمل کے ساتھ مشروط کر کے نہ دیں۔ یعنی جو پڑھایا جائے اس پر عمل بھی کیا جائے۔

سبق آسان بنائیں:

امام غزالی کہتے ہیں کہ اساتذہ بچوں کے لیے سبق کو آسان اور دلچسپ بنائیں۔ سبق کو آسان بنانے کے لیے اساتذہ قصے، کہانیاں وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1) تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط میں کمی کے اسباب کی وضاحت کریں؟

تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط میں کمی کے اسباب:

تعلیمی اداروں میں اساتذہ، ملازمین خصوصاً طلبہ میں نظم و ضبط میں کمی کے انفرادی اور اجتماعی اسباب ہو سکتے ہیں۔ نظم و ضبط کے کمی کے اسباب درج ذیل ہیں۔

والدین کی عدم توجہی اور لاپرواہی:

بچے کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی بنیادی ذمہ داری والدین کی ہوتی ہے۔ لیکن بعض والدین اپنے معاملات میں اس قدر الجھ گئے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو تھوڑا سا وقت بھی نہیں نکال سکتے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر توجہ نہیں دے سکتے۔ جس کی وجہ سے بچوں میں غیر ذمہ داری اور لاپرواہی کے رویے پروان چڑھتے ہیں۔ اچھے اور برے میں غلط اور صحیح کی تفریق بچوں میں ختم ہو رہی ہے۔ یہ بچے تعلیمی اداروں میں کم نظم و ضبط کے مسائل پیدا کرتے ہیں۔

اساتذہ کا کردار:

اساتذہ ہمارے ہی معاشرے کا حصہ ہے۔ وہ معاشرے کی خوبیوں اور خامیوں کو لیئے ہوئے نئی نسل کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری ہوتی ہیں۔ لیکن بعض اساتذہ صرف تنخواہ کے لیے پڑھاتے ہیں دل سے محنت نہیں کرتے۔ ہر وقت طلبہ کو ڈانٹتے رہتے ہیں اور وقت پر اسکول نہیں آتا اور نہ ہی سبق تیار کر کے آتا ہے تو طلبہ تعلیم کو سنجیدہ نہیں لیتے۔ استاد طلبہ کی شخصیت سازی اور کردار کی تربیت کرنے کو اپنی ذمہ داری خیال نہیں کرتے۔ اگر استاد طلبہ کی شخصیت اور ان کے مسائل کو نہ سمجھے تو طلبہ استاد سے دور ہونے لگتے ہیں اگر استاد ہی رول ماڈل نہ ہو تو معاشرے میں بد نظمی پیدا ہوتی ہے۔

سیاسی جماعتوں کا کردار

سیاسی جماعتیں اور لیڈر ملک کی ترقی، سماجی اور معاشرتی

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

استحصال کے لیے کام کرتے ہیں ایسی طرح تعلیمی ادارے سماشی اور ملک کی نئی نسل کی تربیت کی ذمہ دار ہوتی ہیں جہاں طلبہ کا کام تعلیم حاصل کرنا جبکہ اساتذہ کا کام تعلیم دینا دونوں کی ذمہ داریاں اور فرائض ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک کے تقریباً سیاسی رہنماؤں نے طلبہ کو پڑھائی کے بجائے کام سیاسی جلوسوں میں لگا دیا ہے جس کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں سیاسی گروہ بندیاں پروان چڑھتی ہیں جو تعلیمی اداروں، اساتذہ اور طلبہ میں گڑبڑ کا باعث بنتی ہیں جس کی وجہ سے شدید نظم و ضبط کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

تعلیمی انتظامیہ کا کردار:

تعلیمی ادارے کی ذمہ ہوتی ہے کہ وہ طلبہ اساتذہ اور ادارے کی ترقی کے لیے کام کرے۔ لیکن ہمارے تعلیمی اداروں میں تعلیمی تدریسی اور دیگر سہولتیں جیسا طور پر فراہم نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے ان اداروں کے طلبہ میں احساس محرومی پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے نظم و ضبط کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

دیگر وجوہات:

بعض اوقات ادارے اور انتظامیہ کی طرف سے طلبہ پر غیر لطیف دے اور ناروا پابندیاں بھی طلبہ کو منفی رویے پر عمل کرتی ہیں۔ جس میں مخصوص کتب کی خریداری یونیفارم اور سٹیشنری کی خریداری اور عدم تعمیل پر سزا دینا وغیرہ بھی طلبہ میں نظم و ضبط کے مسائل پیدا کرتے ہیں۔

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1) تحریک علی گڑھ کے اثرات کا تنقیدی جائزہ لیں۔

تحریک علی گڑھ کے اثرات

تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں کی زندگی پر کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس پر اس نے مسلمانوں کی اصلاح نہ کی ہو۔

جدید تعلیم کا فروغ: تحریک علی گڑھ کا بنیادی مقصد تو مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف راغب کرنا تھا۔ مسلمان انگریزی تعلیم حاصل نہ کرنے کے باعث کمزور ہو رہے تھے۔ اس تحریک نے مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف راغب کیا۔

انگریزوں کے ساتھ مصالحت

جنگ آزادی کے بعد انگریز مسلمانوں کو اپنا دشمن تصور کرنے لگے۔ اور ان سے ان کی جائیدادیں، نوکریاں چھین لی گئی۔ مسلمان ہر لحاظ سے کمزور ہوتے جا رہے تھے۔ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی یہ حالت دیکھی تو وہ بہت پریشان ہوئے اور انہوں نے اسباب بغاوت ہند بھی لکھی۔ جس میں انہوں نے انگریزوں کو یہ بتایا کہ جنگ آزادی کے ذمہ صرف مسلمان نہیں ہے۔ اس طرح وہ انگریزوں سے دل مسلمانوں کے یہ نفرت ختم کرنے میں کامیاب رہے۔

مسلم اتحاد: تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کیا اور انہیں اپنے مسائل کے حل کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا۔ اس ضمن میں تحریک علی گڑھ طائع تنظیم اہم کردار ادا کیا۔

دین کا محدود تصور

سرسید احمد خان نے جب تحریک علی گڑھ کی بنیاد رکھی تو انہوں نے کہا فلسفہ ہمارے دین کا حصہ ہے اس لیے ہمارے بچوں کو فلسفہ پڑھنا چاہیے۔ سرسید احمد خان نے تمام طلبہ پر اسلامی عبادات کی پابندی فرض قرار دی

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

معاشی خوشحالی: انگریزی تعلیم حاصل نہ کرنے کے باعث مسلمان معاشی طور پر بھی کمزور ہو گئے۔ سرسید علی گڑھ کا ایک مقصد مسلمانوں کی معاشی خوشحالی بھی تھا۔ سرسید علی گڑھ نے مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف راغب کیا جس کی وجہ سے مسلمان زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کرنے لگے اس طرح وہ معاشی طور پر بھی مضبوط ہو گئے۔

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)